8341 ـ سرخ رنگ كا لباس پہننا

سوال

ميں نے سنا ہے كہ مرد كے ليے سرخ رنگ كا لباس زيب تن كرنا صحيح نہيں، اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مردوں كے ليے سرخ لباس زيب تن كرنے كے مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف ہے، اس ميں مختلف احاديث وارد ہيں، جن ميں كچھ احاديث سرخ لباس پہننے سے منع كرتی ہيں، اور كچھ ميں جواز پايا جاتا ہے؛ اور ان سب احاديث ميں الحمد للہ جمع اور تطبيق ممكن ہے، كيونكہ شريعت كى احاديث ميں حقيقتا كوئى تعارض نہيں، اس ليے كہ ان كا مصدر ايك ہى ہے.

اس مسئلہ ميں راجح قول ان احاديث ميں جمع اس طرح ہے:

اگر لباس ميں سرخ رنگ كے ساتھ دوسرے رنگ بھى ہوں تو جائز ہے، اور صرف خالص سرخ رنگ پہننا جائز نہيں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے منع فرمايا ہے.

اس مسئلہ كے متعلق ذيل ميں چند ايك احاديث پيش كى جاتى ہيں:

وہ احاديث جو صرف اور خالص سرخ رنگ كا لباس پہننے كى ممانعت پر محمول ہيں:

1 ـ براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں سرخ چٹائى اور ريشمى دھاگہ سے بنے ہوئے كپڑے سے منع فرمايا "

صحيح بخارى حديث نمبر (5390).

2 ـ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھے سرخ كپڑے اور سونے كى انگوٹھى، اور ركوع ميں قرآن پڑھنے سے منع كيا گيا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (5171) علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے، دیکھیں صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (1068).

3 ـ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایك شخص گزرا جس نے دو سرخ کپڑے پہن رکھے تھے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2731) سنن ابو داود حدیث نمبر (3574)، اما ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے.

اور اہل علم کے ہاں اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر یعنی زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کو ناپسند کیا، اور ان کی رائے ہے کہ جو مٹیالے سرخ رنگ وغیرہ سے رنگے ہو اس میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اس میں معصفر یعنی زرد رنگ نہ ہو"

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف سنن ابو داود (403) میں اور ضعیف سنن ترمذی (334) میں ضعیف قرار دیتے ہوئے ضعیف الاسناد کہا ہے.

ب : اگر سرخ رنگ کسی اور رنگ کے ساتھ مخلوط ہو تو اس کے جواز پر دلالت کرنے والی احادیث:

1 ـ ھلال بن عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر پر سرخ چادر پہنے ہوئے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، اور علی رضی اللہ تعالی عنہ آپ کی بات آگے لوگوں تك پہنچا رہے تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3551) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (767) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور یعبر عنہ کا معنی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات دھراتے تھے تا کہ لوگوں تك پہنچ جائے.

2 ـ براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، میں نےانہیں سرخ جبہ میں دیکھا تو وہ اتنے حسین اور خوبصورت لگ رہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کبھی کوئی نہیں دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5400) صحیح مسلم حدیث نمبر (4308).

3 ـ براء رضی اللہ تعالی عنہ ہی فرماتے ہیں:

" میں نے کانوں تك زلفوں والے اور سرخ جبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں دیکھا، آپ کے بال کانوں کو لگ رہے ہوتے تھے، اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا نہ تو آپ چھوٹے قد والے تھے اور نہ ہی لمبے قد والے بلکہ درمیانہ قد کے مالك تھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1646) امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابو رمثہ اور ابو جحیفہ کی احادیث ہیں، اور یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور لمہ کا معنی ہے کہ بال کانوں تك ہوں تو اسے لمہ کہتے ہیں.

4 ـ براء رضی اللہ تعالی عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے تھے، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جبہ میں دیکھا تو آپ سے خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4072) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3599) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (768) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

5 ـ اور امام بیہقی نے سنن بیہقی میں روایت کي ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز اپنی سرخ چادر پہنا کرتے تھے "

حلة الحمراء سے مراد یمن کی بنی ہوئی وہ دو چادریں ہیں جن میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں، یا سبز، اور اسے سرخ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں.

کئی ایك اہل علم جن میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ شامل ہیں یہی کہتے ہیں.

دیکھیں: فتح الباری شرح حدیث نمبر (5400) اور زاد المعاد (1 / 137).

واللہ اعلم .